
عید میلاد النبی ﷺ دنیا بھر میں
رسولِ پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ
میری اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہو
سکتی، جب تم کسی بات میں
اختلاف دیکھو تو بڑی جماعت
(اکثریت) کو لازمی پکڑ لینا
(ابنِ ماجہ شریف، 3950)
INDIA
YEMEN
ARFICA
NIGERIA
SINGAPORE
SOMALIA
SOUTH CAROLINA
PALESTINE
BERLIN
BANGLADESH
CHINA
CALIFORNIA
KENIYA
Pakistan
SAUDI ARABIA
MALESIA
EGYPT
TURKEY
INDIA
CHECHANSE
CANADA
ALGERIA
AUSTRALIA
INDONESIA
U.A.E

جمهورية مصر العربية
وزارة الأوقاف
المجلس الأعلى للشئون الإسلامية
لجنة إحياء التراث الإسلامي

السيرة النبوية

سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد

للإمام محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى سنة ٩٤٢ هـ

''اہلِ محبت حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اصحابِ محبت نے بڑی بڑی ضیافتوں کا انعقاد کیا ان میں شیخ ابو الحسن بھی ہیں جو کہ ابن قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان کے شیخ ہیں۔ یہ عملِ مبارک جمال الدین عجمی ہمدانی نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجار نے اسے بہ قدرِ وسعت منعقد کیا اور پھر انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ﷺ یوسف حجار کو عملِ مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔''

صَحْن حلوى ، قال : وكان يحضر عنده في المولد أعيانُ العلماء والصوفية فيخلع عليهم ويُطْلق لهم[1] . وكان يَصْرف على المولد في كل سنة ثلاثمائة ألف دينار ، وكانت له دار ضيافة للوافدين من أي جهة على أي صفة . فكان يصرف على هذه الدار في كل سنة مائة ألف دينار وكان يَفُكّ[2] من الفرنج في كل سنة بمائتي ألف دينار ، وكان يصرف على الحرمين والمياه بدرب[3] الحجاز في كل سنة ثلاثين ألف دينار ، وهذا كله سوى صدقات السر .

وحكت زوجته ربيعة خاتون بنت أيوب أخت الملك الناصر صلاح الدين أن قميصه كان من كِرْباس غليظ لا يساوي خمسة دراهم . قالت : فعاتبته في ذلك فقال : ألبس ... تا وأدع الفقير والمسكين[4] .

وروى في كتابه : الباعث على ... شكر فاعله ويُثْني عليه .

''اس ایک عمل میں سوائے شیطان کو ذلیل و رسوا کرنے اور اہلِ ایمان کو تقویت پہنچانے کے کچھ نہیں''

IBN JOZI rh ka qaul

قال ابن الجوزي : لو لم يكن في ذلك إلا إرغام الشيطان وإدعام أهل الإيمان .

وقال العلامة ابن ظفر – رحمه الله تعالى – : بل في الدرّ المنتظم : وقد عمل المحبون للنبي – صلى الله عليه وسلم – فرحاً بمولده الولائم . فمن ذلك ما عمله بالقاهرة المُعِزّية من الولائم الكبار الشيخُ أبو الحسن المعروف بابن قُفْل قدس الله تعالى سره ، شيخ شيخنا أبي عبد الله محمد بن النعمان ، وعمل ذلك قبلُ جمال الدين العجمي الهمذاني وممن عمل ذلك على قدر وسعه يوسف الحجّار بمصر وقد رأى النبيَّ – صلى الله عليه وسلم – وهو يحرِّض يوسفَ المذكور على عمل ذلك .

قال : وسمعت يوسف بن علي بن زُرَيْق الشامي الأصل المصري المولد الحجّار بمصر في منزله بها حيث يعمل مولد النبي[5] – صلى الله عليه وسلم – يقول : رأيتُ النبيَّ – صلى الله عليه وسلم – في المنام منذ عشرين سنة وكان لي أخ في الله تعالى يقال له الشيخ أبو بكر

(١) يطلق لهم : يطعمهم الأموال . يقال : أطلق يده بخير : فتحها ، وأطلق الشيء : أعطاه . (القاموس) . وفي مرآة الزمان : ثم يخلع فيه على الأعيان ويفرق فيه الأموال على أقدارهم .
(٢) ط : يستفك . والمراد يفك أسرى المسلمين لدى الفرنج بالمال أو بالمبادلة بأسرى الفرنج لدى المسلمين .
(٣) ت م : بطرق .
(٤) مرآة الزمان لسبط ابن الجوزي ص ٦٨٢ .
(٥) ط : مولد رسول الله .

شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۹۵۸ـ۱۰۵۲ھ)

عارف باللہ قدوۃ المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۱۵۵۱ـ۱۶۴۲ء) نے اپنی کتاب ما ثبت من السّنة فی أیّام السّنة میں ہر مہینہ اور اس میں خاص خاص شب و روز کے فضائل اور ان میں کیے جانے والے اعمال مفصل بیان کیے ہیں۔ انہوں نے ماہ ربیع الاول کے ذیل میں میلاد شریف منانے اور شب قدر پر شب ولادت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اور بارہ (۱۲) ربیع الاول کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کا جشن منانا بہ طور خاص ثابت کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

قال ابن الجوزی: فإذا کان أبولهب الکافر الذی نزل القران بذمّه جُوزی فی النار بفرحه لیلة مولد النبی ﷺ، فما حال المسلم من أمته یسر بمولده، ویبذل ما تَصل إلیه قدرته فی محبته ﷺ؟ لعمری! إنما کان جزاؤه من اللہ الکریم أن یدخله بفضله جنات النعیم.

ولا یزال أهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده ﷺ ویعملون الولایم ویتصدقون فی لیالیه بأنواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرّات ویعتنون بقراءة مولده الکریم ویظهر علیهم من مکاته کل فضل عمیم.

ومما جرّب من خواصه أنه أمان فی ذلک العام وبشری عاجل بنیل البغیة والمرام، فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارک أعیاداً لیکون أشد غلبة علی من فی قلبه مرض وعناد۔

”ابن جوزی (۵۱۰ـ۵۹۷ھ / ۱۱۱۶ـ۱۲۰۱ء) کہتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

”اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

”میلاد شریف منانے کے خصوصی تجربات میں محفلِ میلاد منعقد کرنے والے سال بھر امن و عافیت میں رہتے ہیں اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی شب بہ طور عید مناتا ہے، اور جس (بدبخت) کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔“

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

شمائم امدادیہ

قطب عالم حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
کے حالات ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

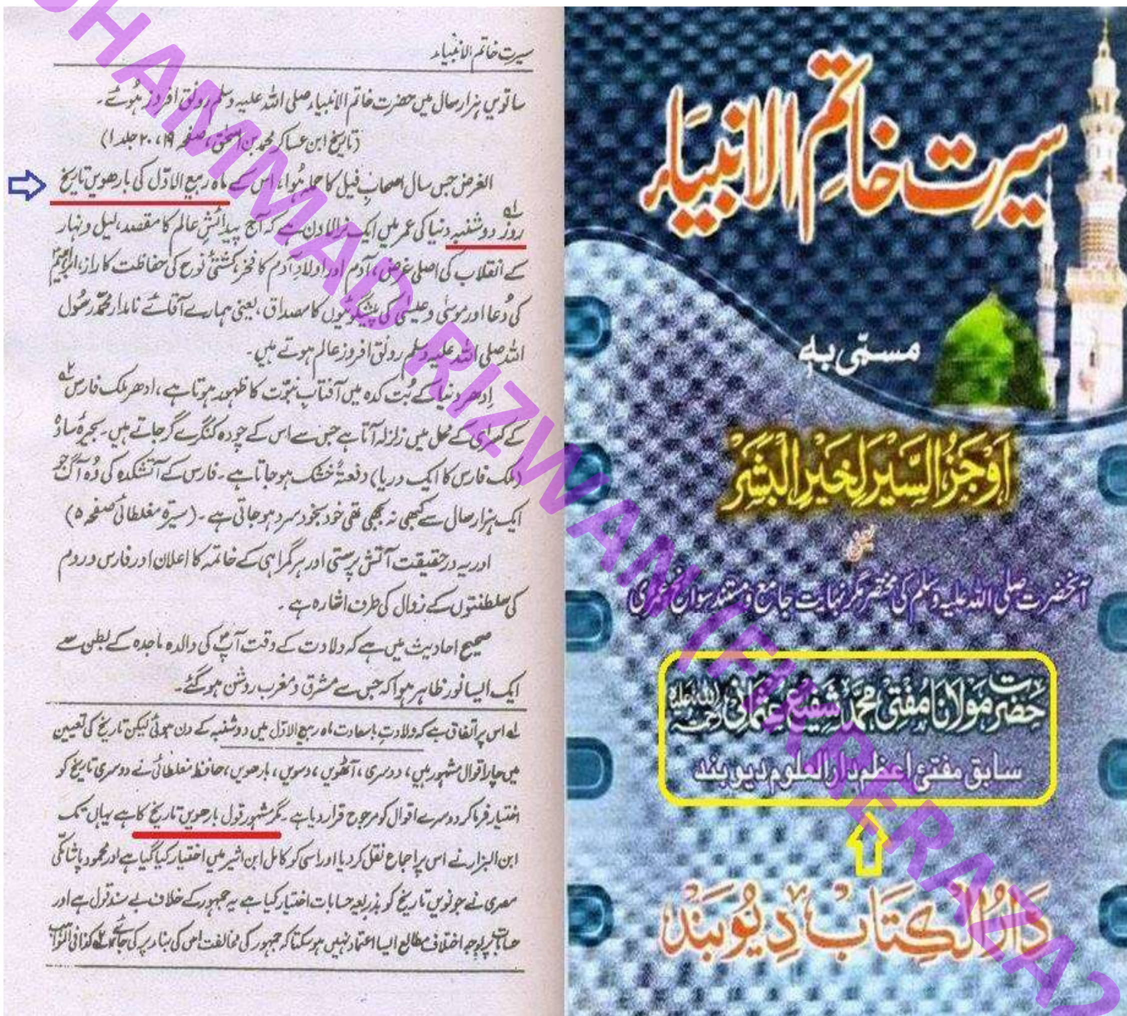
ناشر

کتب خانہ شرف الرشید
شاہ کوٹ

کی میسر ہوئی یا دیدار پروردگار نصیب ہوا پھر قلب پر ورود ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ورود ہوگا علمائے باطن کی طرف سے پس حدیث کشفی نام رکھتے ہیں کیا شاندار ہے اور جاہلے علماء اس زمانہ میں جو حکم میں کہ تکبے بے محابا فتوی دے دیتے ہیں۔ علمائے ظاہر کے لئے علم باطن بہت ضروری ہے بدون اس کے کچھ کام درست نہیں ہوتا۔ فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔ فرمایا واسطے تقویت حافظہ کے یا علیم علمنی ما لم اکن اعلم یا علیم اکتالیس بار بعد نماز عصر پڑھنا چاہئے اور سورہ فاتحہ بعد نماز فجر گیارہ بار پڑھنا چاہئے یا معوذتین پڑھ کر کھائیں۔ فرمایا ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیا — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس میں زمانہ عام نہیں ہے بلکہ مخصوص ہے جب لی مع اللہ وقت میسر ہو وہ وقت مراد ہے اور فرمایا کہ ایک قسم میں ولایت حاصل کرنے کے لئے خدمت کرنا چاہئے جیسے کہ حضرت شاہ بھیک رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت ابوالمعالی قدس سرہٗ اپنے مرشد کی انواع اقسام کی خدمت کرتے تھے اور بڑی مشقت کرتے تھے دن کو دن اور رات کو رات نہیں جانتے تھے۔ ایک دن شاہ صاحب نے نکال دیا (نکالنا بزرگوں کا محض ظاہری ہوتا ہے لیکن قلب سے کھینچتے ہیں) حضرت شاہ بھیک صاحب شہر کے گرد گھومنے لگے ایک دن شاہ صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ تم نے ایسے شخص کو نکال دیا اگر وہ ہوتا تو کوئی کام کرتا شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے نکال دیا ہے تم نے تو نہیں نکالا بلا لو غرضکہ شاہ بھیک کو طلب کر کے کوٹھے کی چھت بنانے کا حکم دیا حضرت شاہ بھیک بے تکلف اکیلے بنانے لگے اور بڑی بڑی لکڑیوں کو کاٹ وتراش کر چھت بنانا شروع کیا حضرت کو یہ خدمت پسند آئی کیونکہ ان کی مشقتیں انتہا کو پہنچ گئیں غرض حضرت شاہ صاحب



ساتویں ہزار سال میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے۔
(تاریخ ابن عساکر محمد بن اسحٰق، صفحہ ۱۹، ۲۰ جلد ۱)

الغرض جس سال اصحابِ فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ روزِ دوشنبہ[1] دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائشِ عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصلی غرض، آدم اور اولادِ آدم کا فخر، کشتئ نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دُعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیشگوئیوں کا مصداق، یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروزِ عالم ہوتے ہیں۔

اِدھر دنیا کے بُت کدہ میں آفتابِ نبوّت کا ظہور ہوتا ہے، اُدھر ملک فارس[2] کے کسریٰ کے محل میں زلزلہ آتا ہے جس سے اس کے چودہ کنگرے گر جاتے ہیں۔ بحیرہ ساوہ (ملک فارس کا ایک دریا) دفعۃً خشک ہو جاتا ہے۔ فارس کے آتشکدہ کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی خود بخود سرد ہو جاتی ہے۔ (سیرۃ مغلطائی صفحہ ۵)

اور یہ درحقیقت آتش پرستی اور ہر گمراہی کے خاتمہ کا اعلان اور فارس وروم کی سلطنتوں کے زوال کی طرف اشارہ ہے۔

صحیح احادیث میں ہے کہ ولادت کے وقت آپؐ کی والدہ ماجدہ کے بطن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے مشرق ومغرب روشن ہو گئے۔

[1] اس پر اتفاق ہے کہ ولادتِ باسعادت ماہ ربیع الاوّل میں دوشنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعیین میں چار اقوال مشہور ہیں، دوسری، آٹھویں، دسویں، بارھویں، حافظ مغلطائیؒ نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے۔ مگر مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے یہاں تک ابن البزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اس کی بنا پر کی جائے۔ کذا فی الزرقانی

سیرت خاتم الانبیاء

مسمّیٰ بہ

اوجز السیر لخیر البشر

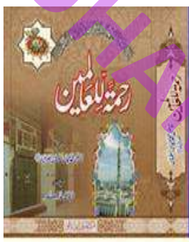
یعنی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر نہایت جامع ومستند سوانح عمری

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

سابق مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

دار الکتاب دیوبند



نبی ﷺ ۸ ربیع الاول کو قبا پہنچے اور جمعہ پڑھ کر ۱۲ ربیع الاول کو مدینہ شہر پہنچے اور حضرت بریدہ اسلمیؓ اپنے ۷۰ ساتھیوں کے ساتھ جلوس کی صورت میں نبی ﷺ کے آگے آگے جھنڈا لہراتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، اہل مدینہ نے نبی ﷺ کی آمد پر جشن منایا

(سیرت رحمۃ اللعلمین، از قاضی سلیمان منصور پوری)

اثنائے راہ میں بریدہ رضی اللہ عنہ اور ستر (70) اشخاص کا مسلمان ہونا

نبی ﷺ یثرب جا رہے تھے۔ کہ اثنائے راہ میں بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ ملا۔ یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ قریش نے آنحضرت ﷺ کی گرفتاری پر ایک سو (100) اونٹ کا انعام مشتہر کیا تھا اور بریدہ اسی انعام کے لالچ سے آنحضرت ﷺ کی تلاش میں نکلا تھا۔ جب نبی ﷺ کے سامنے ہوا اور حضور ﷺ سے ہم کلام ہونے کا موقع ملا۔ تو بریدہ رضی اللہ عنہ ستر (70) آدمیوں سمیت مسلمان ہو گیا۔ اپنی پگڑی اتار کر نیزہ پر باندھ لی۔ جس کا سفید پھریرا ہوا میں لہراتا اور بشارت سناتا تھا کہ امن کا بادشاہ، صلح کا حامی۔ دنیا کو عدالت اور انصاف سے بھرپور کرنے والا تشریف لا رہا ہے۔

راستہ میں نبی ﷺ کو زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ملے۔ یہ شام سے آ رہے تھے اور مسلمانوں کا تجارت پیشہ گروہ بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے سفید پارچات پیش کیے۔ ①

قبا میں پہنچنا

8 ربیع الاول ② 13 نبوت بروز سوموار ③ (23 ستمبر 622ء) مطابق 10 تشری 4383 یہودی تھی کہ اللہ کا نبی ﷺ قبا میں پہنچ گیا۔ اہل یثرب نے جب سے سنا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ چھوڑ دیا ہے۔ روز صبح سے سر راہ ہمہ چشم بن کر بیٹھ جاتے اور جب تک ٹھیک دوپہر نہ ہو جاتی، بیٹھے رہتے۔ یہ بزرگوار ابھی واپس ہی گئے تھے کہ حضور ﷺ پہنچ گئے اور ایک شخص کے پکارنے سے سب جمع ہو گئے اور خیر مقدم، اللہ اکبر کے ترانے گاتے ہوئے آفتاب رسالت ﷺ کے گرداگرد نور خیز شعاعوں کی طرح جمع ہو گئے۔ اکثر مسلمان ایسے تھے، جنھوں نے ہنوز دیدار پرانوار سے چشم ظاہر بین کو روشن نہ کیا تھا۔ انھیں نبی اللہ اور حضور ﷺ کے رفیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شناخت سے اشتباہ ہو جاتا تھا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس ضرورت کو تاڑ گئے اور سر مبارک پر سایہ کر کے کھڑے ہو گئے۔

اللہ کا رسول ﷺ جمعرات تک یہاں ٹھہرا اور اس سہ روزہ قیام ہی میں سب سے پہلا کام یہاں ④ یہ کیا کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کے لیے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔

اسی جگہ شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی مکہ سے پاپیادہ سفر کرتے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چند روز تک مکہ میں حسب الارشاد نبوی ﷺ اس لیے ٹھہر گئے تھے کہ جن لوگوں کی امانتیں آنحضرت ﷺ کے گھر میں موجود تھیں، وہ مالکوں کو واپس کر دی جائیں۔

12 ربیع الاول 1 ہجرت کو جمعہ کا دن تھا۔ ① نبی ﷺ قبا سے سوار ہو کر بنی سالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ یہاں سو (100) آدمیوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا۔

① بخاری: 3906 ② سرور المحزون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ المتوفی 1174ھ
③ بخاری: 3906، الطبقات لابن سعد: 6233/1، زاد المعاد: 58/3، ابن ہشام: 492/1
④ تفسیر علامہ ابی السعود ص: 152، جلد 8۔ مگر صحیح بخاری میں "بضع عشرۃ لیلۃ" لکھا ہے۔ (بخاری: 3906)
① مطابق 27 ستمبر 622ء زاد المعاد میں: 59/3 میں 12 ربیع الاول کو دوشنبہ لکھا ہے۔ یہ غلط ہے۔

مدینہ منورہ میں داخلہ

نماز جمعہ سے فارغ ہو کر نبی ﷺ یثرب کی جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور اسی دن سے شہر کا نام "مدینۃ النبی" ہو گیا۔ جسے مختصراً مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے۔

داخلہ عجب شاندار تھا۔ گلی کوچے تحمید و تقدیس کے کلمات سے گونج رہے تھے۔ مرد و عورت۔ بچے بوڑھے نور الٰہی کا جلوہ دیکھنے کے لیے سراپا چشم بن گئے تھے۔ تشریف آوری کے اس شکوہ و احتشام کو دیکھ کر اہل کتاب کے عالم سمجھ گئے کہ "حبقوق نبی" کی کتاب باب 3 درس 3 کا مطلب آج کھلا۔

"اللہ جنوب سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا ہے۔ ① اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔"

انصار کی معصوم لڑکیاں پیارے لہجہ اور پاک زبانوں سے اس وقت یہ چند اشعار گا رہی تھیں۔ ②

أَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	ان پہاڑوں سے جو ہیں سوئے جنوب
مِنْ ثَنِيَّاتِ ③ الْوَدَاعِ	چودہویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	کیا عمدہ دین اور تعلیم ہے
مَا دَعَى لِلّٰهِ دَاعِ	شکر واجب ہے ہمیں اللہ کا
أَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا	ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی
جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ	بھیجنے والا ہے تیرا کبریا

یہ انصار جن کی لڑکیوں نے یہ ترانہ گایا ہے، وہی ہیں، جنھوں نے 13،12،11 نبوت میں مکہ معظمہ میں پہنچ کر نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یا وہ ہیں جو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ یا ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے اور تعلیم سے مدینہ منورہ ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔

بزرگ انصار ④ کچھ بڑے مالدار یا صاحب ثروت یا کسی بڑی جاگیر و املاک کے مالک نہ تھے۔ مگر دل کے ایسے غنی، اسلام

① مجموعہ بائبل میں جس قدر کتابیں پہلے انبیاء کی ہیں ان میں مکہ کا نام "فاران" ہے۔ کیوں اس جگہ پر "فاران بن عوف بن حمیر" نے اپنا قبضہ کیا تھا۔ تورات کی کتاب پیدائش 21 باب درس 21 میں ہے: "اسماعیل فاران کے بیابان میں رہا" قرآن مجید سے ثابت ہے کہ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے اس بیابان میں یہ مسجد تعمیر کی جو اب کعبہ کے نام سے مشہور ہے۔ پس تورات و قرآن مجید ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں کہ فاران مکہ کا نام ہے۔ فاران کا ذکر تورات کی کتاب اعداد 10 باب 12 درس اور کتاب استثناء 33 باب 2 درس میں بھی آیا ہے اور ان سب حوالہ جات سے صراحت ثابت ہے کہ فاران مکہ کا نام ہے۔
② کتاب یسعیاہ 42 باب 11 درس میں ہے کہ "سلع" کے باشندے ایک گیت گائیں گے۔ مدینہ کا نام سابق انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں سلع ہے۔ مورخ طبری رحمہ اللہ کے بیان سے ثابت ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں ایک ٹیلہ کوہ کا ہے جس کا نام اہل مدینہ کی زبان پر "سلع" ہے۔
③ ثنیات جمع ہے ثنیہ کی۔ ثنیہ ٹیلے کو کہتے ہیں۔ سفر ہجرت میں نبی ﷺ نے ثنیۃ الوداع کی راہ سے عبور فرمایا تھا۔ "ثنیۃ الوداع" مدینہ کے قریب ایک ٹیلہ ہے۔ اہل مدینہ دوست کو یہاں تک چھوڑنے آیا کرتے تھے۔ اس لیے اس نام سے مشہور ہوا۔ ان ثنیات کا ذکر یسعیاہ 42-11 میں ہے۔ سلع کے باشندے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔
④ انصار کے معنی مددگار کے ہیں۔ اسلام میں یہ لقب اہل مدینہ کا ہے۔ مہاجر کے معنی ہجرت کرنے والے کے ہیں۔ اسلام میں یہ لقب اہل مکہ کا ہے جو نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ گئے تھے۔

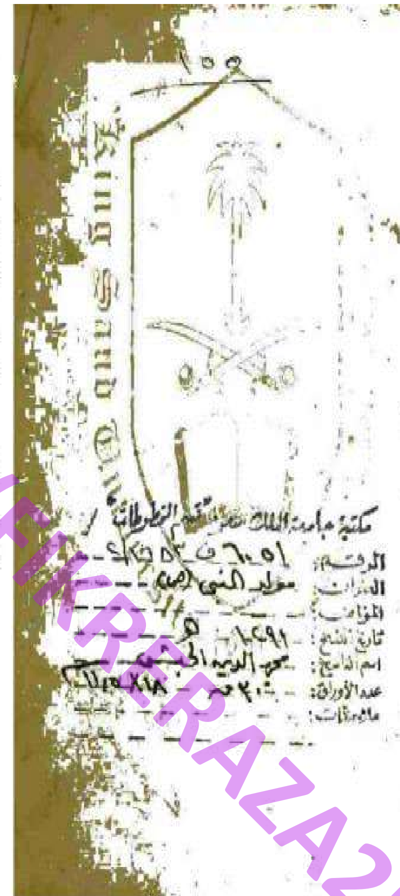
علامہ ابن جوزی (۵۱۰ـ۵۷۹ھ)

علامہ ابن جوزی مولد العروس میں فرماتے ہیں:

"اور ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کے میلاد کے باعث خوش ہوا، اللہ تعالیٰ نے (یہ خوشی) اس کے لیے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنا دی۔ اور جس نے مولد مصطفیٰ ﷺ کے لیے ایک درہم خرچ کیا تو آپ ﷺ اُس کے لیے شافع و مشفع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلہ میں اُسے دس درہم عطا فرمائے گا۔

اے اُمتِ محمدیہ! تجھے بشارت کہ تو نے دنیا و آخرت میں خیر کثیر حاصل کی۔ پس جو کوئی احمد مجتبیٰ ﷺ کے میلاد کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ خوش بخت ہے اور وہ خوشی، عزت، بھلائی اور فخر کو پا لے گا۔ اور وہ جنت کے باغوں میں موتیوں سے مرصع تاج اور سبز لباس پہنے داخل ہوگا۔"

الأنبياء ورفع له في الملكوت قدرًا ، وجعل مولده لمن فرح به حجابًا من النار وسترًا ، ومن أنفق في مولده درهمًا كان المصطفى له شافعًا مشفعًا وأخلف الله عليه بكل درهم عشرًا ، فيا بشرى لكم أمة محمد لقد نلتم خيرًا كثيرًا ، في الدنيا والأخرة فيا سعد من عمل لأحمد مولدًا فيلقى الهنا والخير والعز والفخر ، ويدخل جنات عدن بتيجان در تحتها حلة خضرا ، ويعطى قصورًا لا تعد لواصف وفي كل قصر حورية عذرا ، فصلوا على خير



۔ محدث امام ابن جوزیؒ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)

لا زال أهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام و سائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی ﷺ و يفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاول و يهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراة لمولد النبی ﷺ و ينالون بذالک اجرا جزيلا و فوزا عظيما۔(۱)

ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض شرق سے غرب تک تمام بلاد عرب کے باشندے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

(۱) ابن جوزی، المیلاد النبوی: ۵۸

امام شمس الدین الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)

امام ذہبی ملک المظفر کے جشنِ میلاد منانے کے بارے میں لکھتے ہیں:

''الفاظ ملک المظفر کے محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کا انداز بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جزیرۂ عرب اور عراق سے لوگ کشاں کشاں اس محفل میں شریک ہونے کے لیے آتے ...... اور کثیر تعداد میں گائیں، اونٹ اور بکریاں ذبح کی جاتیں اور انواع و اقسام کے کھانے پکائے جاتے۔ وہ صوفیاء کے لیے کثیر تعداد میں خلعتیں تیار کرواتا اور واعظین وسیع و عریض میدان میں خطابات کرتے اور وہ بہت زیادہ مال خیرات کرتا۔ ابن دحیہ نے اس کے لیے ''میلاد النبی ﷺ'' کے موضوع پر کتاب تالیف کی تو اس نے اسے ایک ہزار دینار دیے۔ وہ منکسر المزاج اور راسخ العقیدہ سنی تھا، فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا۔ سبط الجوزی کہتے ہیں: شاہ مظفر الدین ہر سال محفلِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا جب کہ خانقاہِ صوفیاء پر دو لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ اس محفل میں شریک ہونے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ اُس کی دعوتِ میلاد میں ایک سو (۱۰۰) قشلمیش گھوڑوں پر سوار سلامی و استقبال کے لیے موجود تھے۔ میں نے اُس کے دستر خوان پر پانچ ہزار بھنی ہوئی سریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال پائے۔''

وأمّا احتفاله بالمَوْلِد(١) فيقصر التعبير عنه ؛ كان الخلق يقصدونه من العراق والجزيرة وتُنْصَب قِباب خَشَب له ولأمرائه وتُزيَّن ، وفيها جوق المغاني واللَّعب ، وينزل كل يوم العصر فيقف على كل قبة ويتفرج ، ويعمل ذلك أياماً ، ويُخْرِجُ من البَقر والإبل والغَنم شيئاً كثيراً فتُنْحَر وتُطْبَخ الألوان ، ويَعْمَل عِدَّة خِلَع للصُّوفية ، ويتكلم الوُعّاظ في الميدان ، فينفق أموالاً جزيلة . وقد جَمَعَ له ابن دحية « كتاب المولد » فأعطاه ألف دينار .

وكان مُتواضعاً ، خيّراً ، سُنّيّاً ، يحب الفقهاء والمحدثين ، وربما أعطى الشُّعراء ، وما نُقِل أنه انهزم في حرب ، وقد ذكر هذا وأمثاله ابنُ خَلِّكان واعتذَرَ من التَّقصير .

مولده في المُحرم(٢) سنة تسع وأربعين وخمس مئة بإِرْبِل .

قال ابن السّاعي : طالت عليه مُداراة أولاد العادل ، فأخذ مفاتيح إِرْبِل وقلاعها وسَلَّم ذلك إلى المستنصر في أول سنة ثمان وعشرين ، قال : فاحتفلوا له ، واجتمع بالخليفة وأكرمه ، وقلَّدهُ سيفين ورايات وخِلَعاً وستين ألف دينار .

وقال سِبط الجوزي(٣) : كان مُظفّر الدِّين ينفق في السنة على المولد ثلاث مئة ألف دينار ، وعلى الخانقاه مئتي ألف دينار ، وعلى دار المضيف [مئة](٤) ألف . وَعَدَّ من هذا الخسف أشياء .

وقال : قال من حضر المولد مرة : عددت على سماطه مئة فرس(١) قشلميش ، وخمسة آلاف رأس شوي ، وعشرة آلاف دجاجة ، ومئة ألف زُبدية ، وثلاثين ألف صحن حلواء .

قلت : ما أعتقد وقوع هذا ، فعُشر ذلك كثير جداً(٢) .

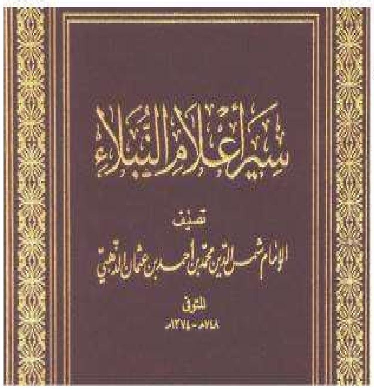
وقد حدث عن حنبل المُكَبِّر .

قال ابن خَلِّكان(٣) : مات ليلة الجمعة رابع عشر رمضان سنة ثلاثين وست مئة ، وغُسِلَ في تابوت ، وحُمِلَ مع الحجاج إلى مكّة(٤) ، فاتفق أن الوفد رجعوا تلك السنة(٥) لعدم الماء ، فدفن بالكوفة رحمه الله تعالى ، وعاش اثنين وثمانين سنة(٦) .

وعاش أبوه فوق المئة، وعمي وأصمّ، وكان من كبار الدولة الأتابكية، ما انهزم قط . ومدحَهُ الحَيْص بَيْص ، فقال : ما أعرف ما تقول ، ولكني أدري أنك تريد شيئاً ! وأمر له بخِلْعة وفَرَس وخمس مئة دينار .

(١) يعني المولد النبوي الشريف .
(٢) ليلة السابع والعشرين منه ، كما ذكر المنذري في « التكملة » .
(٣) مرآة الزمان : ٨/ ٦٨٣ .
(٤) الإضافة من المرآة .

٣٣٦



حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذَلِكَ فَسَرَّهُ۔

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساتھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ...... یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

۲۴۱۰: بَابٌ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

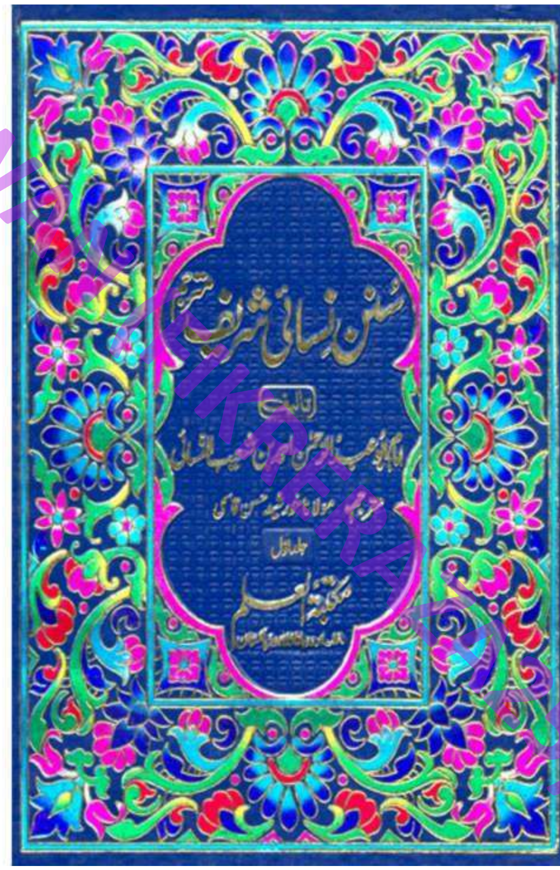
باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

۵۴۳۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دُعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي۔

۵۴۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔



امام شمس الدین السخاوی (۸۳۱۔۹۰۲ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمان سخاوی (۱۴۲۸۔۱۴۹۷ء) اپنے فتاوی میں میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

وإنما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة، والنية التي للإخلاص شاملة، ثم لا زال أهل الإسلام في سائر الأقطار والمدن العظام يحتفلون في شهر مولده ﷺ وشرف وكرم بعمل الولائم البديعة، والمطاعم المشتملة على الأمور البهية والبديعة، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون المسرات ويزيدون في المبرات، بل يعتنون بقرابة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم عميم، بحيث كان مما جرب كما قال الإمام شمس الدين بن الجزري المقرى، أنه أمان تام في ذالک العام وبشرى تعجل بنيل ما ينبغي ويرام۔

’’(محفلِ میلاد النبی ﷺ) قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دسترخوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہِ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضلِ عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہِ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ و امان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔‘‘

(صالحی، سبل الهدىٰ والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ)

جمهورية مصر العربية
وزارة الأوقاف
المجلس الأعلى للشئون الإسلامية
لجنة إحياء التراث الإسلامي

السيرة النبوية

سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد

للإمام محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى سنة ٩٤٢هـ

الجزء الأول

تحقيق
الدكتور مصطفى عبد الواحد

القاهرة
١٤١٨هـ/١٩٩٧م

الباب الثالث عشر

في أقوال العلماء في عمل المولد الشريف واجتماع الناس له وما يُحمد من ذلك وما يُذَمّ

قال الحافظ أبو الخير السَّخاوي – رحمه الله تعالى – في فتاويه : عمل المولد الشريف لم يُنقل عن أحد من السَّلف الصالح في القرون الثلاثة الفاضلة ، وإنما حدَث بعدُ ، ثم لازال أهلُ الإسلام في سائر الأقطار والمدن الكبار يحتفلون[1] في شهر مولده – صلى الله عليه وسلم – بعمل الولائم البديعة المشتملة على الأمور البهجة الرفيعة ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات ويُظْهرون السرور ويزيدون في المبرّات ويَعْتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم . انتهى .

وقال الإمام الحافظ أبو الخير بن الجزَرِيّ – رحمه الله تعالى – شيخ القُرّاء : من خواصه أنه أمانٌ في ذلك العام وبُشْرى عاجلة بنيل البُغْية والمرام .

قلت : وأول من أحدَث ذلك من الملوك صاحب إرْبِل الملك المظفَّر أبو سعيد كوكوبري ابن زَيْن الدين علي بن بُكْتِكِين أحد الملوك الأمجاد والكُبَراء الأجواد .

قال الحافظ عِماد الدين بن كَثِير – رحمه الله تعالى – في تاريخه : كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول ويحتفل به احتفالا هائلا ، وكان شَهْما شجاعا بطلا عاقلا عادلا – رحمه الله تعالى – وأكرم مثواه . وقد صنَّف الشيخ أبو الخطاب بن دِحْيَة – رحمه الله تعالى – كتابا له في المولد سمّاه : « التَّنْوير في مَوْلد البشير النذير » فأجازه بألف دينار .

قال سِبْط بن الجَوْزي – رحمه الله تعالى – في مرآة الزمان : حكى من حضر سِمَاط المظفر في بعض الموالد أنه عدَّ في ذلك السِّمَاط خمسة آلاف رأس غنم شَوِيٍّ وعشرة آلاف دَجَاجة ومائة ألف قُرْص[2] ومائة فرس[3] ومائة ألف زُبْدِيّة[4] أي من طعام ، وثلاثين ألف

(١) ص ث م : يختلفون . محرفة .
(٢) كذا ، ولعله يريد أقراص الخبز . والذي في مرآة الزمان ٢/٦٨١ : مائة فرس قشلميش (؟)
(٣) كذا في ط . وفي ص ث م : ومائة ألف فرس . وهذه العبارة ليست في مرآة الزمان .
(٤) الزبدية : الإناء المعروف من الفخار .

امام شمس الدین السخاوی (۸۳۱-۹۰۲ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمان سخاوی (۱۴۲۸-۱۴۹۷ء) اپنے فتاوی میں میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

وإنما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة، والنية التي للإخلاص شاملة، ثم لا زال أهل الإسلام في سائر الأقطار والمدن العظام يحتفلون في شهر مولده ﷺ وشرف وكرم بعمل الولائم البديعة، والمطاعم المشتملة على الأمور البهية والبديعة، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون المسرات ويزيدون في المبرات، بل يعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم عميم، بحيث كان مما جرب كما قال الإمام شمس الدين بن الجزري المقرئ، أنه أمان تام في ذلك العام وبشرى تعجل بنيل ما ينبغي ويرام.

”(محفل میلاد النبی ﷺ) قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہِ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضلِ عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہِ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ و امان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔“

(صالحی، سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ)

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد منانے والے کو ایسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں کہ انسان کی سوچ سے بالاتر ہیں



حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں::

جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے لیے جمع کیا، کھانے کا اہتمام کیا، مکان کو خالی کیا، اور احسان و اکرام کیا، خیرات و عطیاب تقسیم کئے اور میلاد خوانی کرائی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

سبحان اللہ عزوجل:

محترم بھائیو!! آئمہ کرام میں سے ایک جلیل القدر امام، امام شافعی اس قدر میلاد منانے کی فضیلت بیان فرما رھے ہیں کہ روح و قلب معطر ہو جاتے ہیں۔ بے شک میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے میں ہر طرح سے خیر و برکتیں ہیں۔

آؤ مشتاقانِ محفل، محفل میلاد میں رحمتیں بے حد ہیں نازل محفل میلاد میں

اِمام جلال الدین سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ھ)

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء) کا شمار ان جلیل القدر محققین و مصنفین میں ہوتا ہے جنہوں نے میلاد النبی ﷺ کے تناظر میں بیش بہا معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اس ضمن میں ان کی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔

إن أصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس، وقراءة ما تيسر من القرآن، ورواية الأخبار الواردة في مبدأ (أمر) النبي ﷺ، وما وقع في مولده من الآيات، ثم يُمدّ لهم سماطاً يأكلونه، وينصرفون من غير زيادة على ذلک من البدع (الحسنة) التي يثاب عليها صاحبها؛ لما فيه من تعظيم قدر النبي ﷺ، وإظهار الفرح والاستبشار بمولده (ﷺ) الشريف۔

''رسول معظم ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں منقول ہیں، آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔''

فيستحب لنا أيضًا إظهار الشكر بمولده باجتماع الإخوان، وإطعام الطعام، ونحو ذلک من وجوه القربات، وإظهار المسرات۔

اسی طرح ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے یومِ ولادت پر خوشی کا اِظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجا لائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔''

اِمام ابن حجر ہیتمی المکی (۹۰۹۔۹۷۳ھ)

اِمام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی (۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء) سے پوچھا گیا کہ فی زمانہ منعقد ہونے والی محافلِ میلاد اور محافلِ اَذکار سنت ہیں یا نفل یا بدعت؟ تو اُنہوں نے جواب دیا:

الموالد والأذكار التي تفعل عندنا أكثرها مشتمل على خير، كصدقة، وذكر، وصلاة وسلام على رسول الله ﷺ ومدحه.

''ہمارے ہاں میلاد و اَذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں؛ مثلاً ان میں صدقات دیے جاتے ہیں (یعنی غرباء کی اِمداد کی جاتی ہے)، ذِکر کیا جاتا ہے، حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور آپ ﷺ کی مدح کی جاتی ہے۔''

(ہیتمی، الفتاوی الحدیثیة)

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

تأليف
العلامة أحمد بن محمد القسطلاني
(٨٥١ - ٩٢٣هـ)

الجزء الأول

تحقيق
صالح أحمد الشامي

[الاحتفال بالمولد]

ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم[١].

ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءًا اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادا، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيا داء.

ولقد أطنب ابن الحاج[٢] في «المدخل[٣]» في الإنكار على ما أحدثه الناس من البدع والأهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل

اللہ عزدواجل ہر اس شخص کو سلامت رکھے جس نے اپ علیہ سلام کی میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید منا کر ہر اس شخص پر شدت کی جس کے دل میں (مخالفت کا) مرض ہیں. (امام قسطلانی شارح بخاری
صفہ ١٤٨

میں آدم کی پیدائش تک رکھا گیا یہاں تک کہ آدم علیہ سلام کا خمیر بنایا گیا۔ اور اس کی ترکیب اور ترتیب ہو کر وہ نور ربانی اس کے قلب میں ڈالا گیا۔ پس اسی نور کی برکت سے آدم علیہ السلام کامل عاقل عالم بن گئے۔

آمنہ تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہم

یہی نور نبوت جو آدم علیہ سلام کے قلب میں ڈالا گیا تھا۔ اُن کی نسل میں جاری کیا گیا یہاں تک کہ آدم علیہ سلام سے منتقل ہوا شیث علیہ سلام میں آیا اور شیث علیہ سلام سے اسی طرح پاک باپوں کی پشتوں اور پاک ماؤں کے رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کے اندر منتقل ہوا اور وہاں اس نے صورت محمدی اختیار کی اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور سے عالم روحانی کو ابداع کیا تھا ایسے ہی عالم جسمانی کو اس سے مجسم کیا پس گویا یہ نور ابتدا میں معمار کا نقشہ تھا جو آخر میں مثل اس آخری اینٹ کے ظاہر ہوا جس پر مکان کی تعمیر ختم ہوتی ہے پس جو چیز علم الٰہی میں تھی وہ آسمانوں اور زمین کو محیط تھی اور اسی کے نور سے نورانیت کے آخر تک نور پہنچا اور کل اشیاء موجود ہوئیں چنانچہ فرمایا (کنت نبیا وادم بین الماء والطین)

اور جب یہ نور ہیکل جسمانی میں ظاہر ہوا تو اس آخری اینٹ کی طرح اپنے ابناء جنس میں مشترک ہو گیا چنانچہ فرمایا گیا۔

(قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ) (کہف)

اور اللہ نے فرمایا۔

(وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ)

اور بے شک تم سیدھے راستے کی ہدایت کرتے ہو جب آپ نورانیت محضہ میں تھے تو مثل معمار کے نقشے میں تھے جس کے بغیر وجود مع نہیں ہو سکتا تھا جب آپ اپنی ہیکل کے ساتھ مجسد ہوئے تب مکان کے اجزاء میں سے ایک جز کی مثل ہو گئے

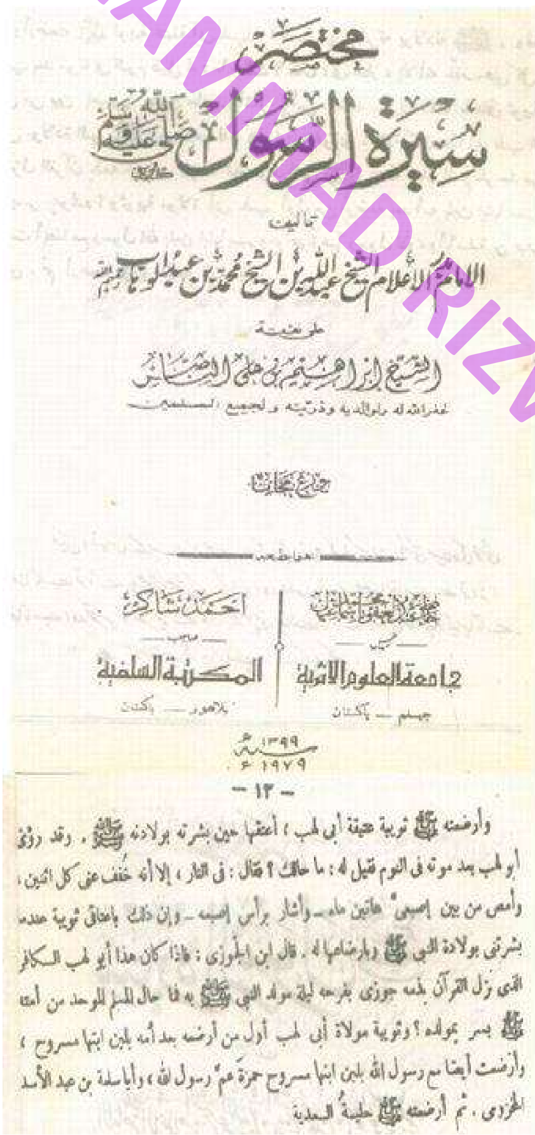
نور مصطفیٰ ﷺ کے طفیل حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ ہوا

پس نور الٰہی جب جنس شخص میں منتقل ہوا تو اس کے ادراک اس کے صغر حجم سے دیکھنے والوں کی نظر سے آسان ہو گیا جیسا کہ سورج جب بادل میں آ جاتا ہے تو دیکھنے والوں کو دیکھنا آسان ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کا نور آدم علیہ السلام کے قلب میں مرکب کیا تب اسی نور کے اٹھانے سے آدم علیہ السلام سجدہ کے مستحق ہوئے

وہ امانت کیا تھی

درحقیقت اللہ تعالیٰ کی امانت یہی نور نبوت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا تھا اور ڈر گئے تھے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا پس اسی نور اور اسی امانت کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو فرمایا کیونکہ سجدہ نور محض کے واسطے تھا اور سجدہ کرنے والے بھی نور ہی کے جز سے تھے اور نور نبوت کے واسطے یہ بات بھی ضروری ہے کہ اس کے مقابلہ ظلمت پائی جائے تا کہ اس کی ضد ہو

نور کے مقابلے میں ظلمت



مختصر
سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم
تأليف
الإمام الأعلام الشيخ عبد الله بن الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمهم الله
طبع على نفقة
الشيخ إبراهيم بن علي الشايع
غفر الله له ولوالديه وذريته ولجميع المسلمين

حقوق الطبع محفوظة

توزيع مجاني	أحمد شاكر
جامعة العلوم الأثرية	المكتبة السلفية
جهلم — پاكستان	لاهور — پاكستان

سنة ١٣٩٩ هـ
١٩٧٩ م

— ١٣ —

وأرضعته ﷺ ثويبة عتيقة أبي لهب، أعتقها حين بشرته بولادته ﷺ. وقد رؤي أبو لهب بعد موته في النوم فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه خُفف عني كل اثنين، وأمص من بين إصبعي هاتين ماء — وأشار برأس إصبعه — وإن ذلك بإعتاقي ثويبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبإرضاعها له. قال ابن الجوزي: فإذا كان هذا أبو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي بفرحه ليلة مولد النبي ﷺ به فما حال المسلم الموحد من أمته ﷺ يسر بمولده؟ وثويبة مولاة أبي لهب أول من أرضعه بعد أمه بلبن ابنها مسروح، وأرضعت أيضاً مع رسول الله بلبن ابنها مسروح حمزة عمّ رسول الله، وأبا سلمة بن عبد الأسد المخزومي. ثم أرضعته ﷺ حليمة السعدية

ولادت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنے کا ثمرہ

گذشتہ سالوں میں پاکستان کے غیر مقلدین نے سعودی عرب کی امداد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب کی کتاب "مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم" شائع کی ہے، اس کتاب کی ایک عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے :

"ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اسے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں آگ میں ہوں تاہم ہر پیر (سوموار) کو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ (ہر پیر کو) میری ان انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے جسے میں پیتا ہوں اور مجھے یہ تخفیف اس وجہ سے ملتی ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا جب اس نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر دی تھی"۔

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی نے آگے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ابن جوزی کے حوالے سے لکھا ہے :

"جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزاء (عذاب سے تخفیف) دی جاتی ہے تو اس توحید کو ماننے والے مسلمان اُمتی کا کیا حال ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی خوشی منائے"۔ (مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ، لاہور، ص ۱۲)

لیکن افسوس ہے کہ اگر آج کوئی مسلمان میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منائے تو کچھ "نام نہاد محبوں" پر پاگل پن کا دورہ پڑ جاتا ہے اور میلاد منانے والے کو بدعتی، گمراہ اور فضول خرچ کہا جاتا اور تقریر و تحریر کے ذریعے اپنی جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا۔

خامہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

علامہ ابن تیمیہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ)

علامہ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ (۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء) اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم میں لکھتے ہیں:

وكذلك ما يحدثه بعض الناس، إما مضاهاة للنصارى في ميلاد عيسى عليه السلام، وإما محبة للنبي ﷺ وتعظيمًا. والله قد يثيبهم على هذه المحبة والاجتهاد، لا على البدع، من اتخاذ مولد النبي ﷺ عيدًا۔

”اور اسی طرح اُن اُمور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں؛ میلادِ عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے لیے یا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور تعظیم کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس محبت اور اِجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، اُن لوگوں کو جنہوں نے یومِ میلاد النبی ﷺ کو بہ طور عید اپنایا۔“

اِسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

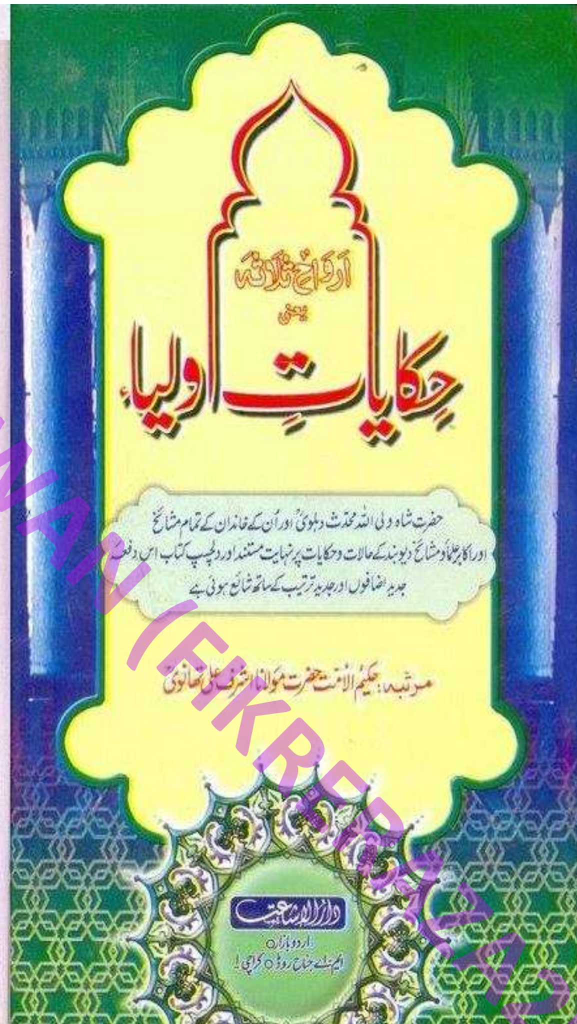
فتعظيم المولد واتخاذه موسماً، قد يفعله بعض الناس، ويكون له فيه أجر عظيم؛ لحسن قصده، وتعظيمه لرسول الله ﷺ، كما قدمته لك أنه يحسن من بعض الناس ما يستقبح من المؤمن المسدد۔

”میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنا لینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اِس میں اُس کے لیے اَجرِ عظیم بھی ہے کیوں کہ اُس کی نیت نیک ہے اور رسول اکرم ﷺ کی تعظیم بھی ہے؛ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک اَمر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں۔“

ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت کے یہاں مولود شریف نہیں ہوتا؟ فرمایا روز ہوتا ہے اور کلمہ طیبہ پڑھا اور فرمایا کہ اگر آنحضرت ﷺ مولود نہ ہوتے تو ہم یہ کلمہ کیوں پڑھتے؟ ایک مولود خواں نے میرے سامنے عرض کیا کہ مولود شریف کرنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ اولیائے کرام کے ذکر میں رحمت نازل ہوتی ہے آنحضرت کے ذکر کو سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔ بخاری شریف وغیرہ سے صحیح صحیح روایتیں پڑھے۔ پھر قیام میلاد کو پوچھا۔ فرمایا کہ تم تو جھک مارتے ہو (جھک مارنے کا لفظ بالکل صحیح ہے باقی الفاظ بھی معنی صحیح ہیں) ایک غیر مقلد نے قیام میلاد کو پوچھا فرمایا آنحضرت کی محبت میں جو وجد کرے مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔

مؤلف صاحب حکیم امت کی یہی شان ہے کہ جیسا سائل مریض ہو ویسا جواب عطا ہو۔ معلوم ہوا کہ جو حضور پرنور سے ثابت نہ ہو صحابہ کرام کا فعل ہو نہ ائمہ مجتہدین کا قول کتب معتبرہ فقہ میں منقول ہو اس پر وجوب و سنت و مستحب کا شرعی حکم کیا دیا جائے۔ بزرگوں کا فعل ہے تشبہ بالصالحین کے طور پر قیام کرے یا مستحسن بعض اہل علم و طریقت سمجھے۔ جو صاحب حال ہو کر محبۃً قیام کرتے ہیں ان کو لذت حاصل ہوتی ہے جیسے حضرت حاجی صاحبؒ ہیں ہمارے حضرت گنج مراد آبادیؒ بھی چونکہ جامع شریعت و طریقت تھے شرعی حکم کچھ نہیں دیا وجدانی طور پر فرمایا کہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے' مؤلف صاحب نے حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کا قول استناداً پیش کیا ہے اور محدث مانتے ہیں لہٰذا میلاد شریف اور قیام میں ان کا فتویٰ بھی نقل کئے دیتا ہوں 'حضرت استاذی مولانا عبدالحی صاحبؒ فرماتے ہیں:

"مسلم است کہ وجود ذکر مولد در زمانے از ازمنہ ثلثہ نبود پس میگوئیم کہ در شرع ایں قاعدہ ثابت شدہ کل فردٍ من افراد نشر العلم فهو مندوبٌ و ذکر مولد نیز زیر آنست لابد حکم مندوب او داده خواہد شد و نیز ہمیں مسلک فقہائے متبحرین است و اہل فتاویٰ مستنبطین مثل ابوشامہ و حافظ ابن حجر و سیوطی و شامی و امثال آں رفتہ اند و حکم بہ مندوب ذکر مولد داده اند۔ حاصل مرام اینکہ ذکر مولد فی نفسہ امریست مندوب خواہ بسبب وجود او در خیر الازمنہ یا بسبب اندراجش زیر سند شرعی و کسے ندبش را منکر نہ نشدہ مگر یک طائفہ قلیلہ کہ رب النوع آں طائفہ تاج الدین فاکہانی مالکی است و اورا طاقتے نیست کہ بمقابلہ علمائے مستنبطین کہ فتویٰ ندب ذکر مولد داده اند کند پس قولش دریں باب معتبر نیست۔ آرے اگر بحقیقت ذکر مولد کہ سابقاً گذشت تحقیقات غیر مشروعہ و تشریعات غیر ماموره منضم شوند حکم ندب آں باقی نخواہد ماند



فسئلوا اهل الذکران کنتم لا تعلمون

فتاویٰ دیوبند پاکستان

المعروف بہ

فتاویٰ فریدیہ

(جلد اول)

افادات

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید دامت برکاتہم

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تخریج وترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام واشاعت

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

جواز کی روایت کو کتابت بالامداد پر محمول کیا جائیگا۔ کما مال الیہ الشرجی ﴿۱﴾ وهو الموفق.

ہفتہ کے کسی دن کپڑے دھونا منع نہیں ہے

سوال: بعض لوگ ہفتے کے بعض دنوں میں کپڑے دھونا جائز نہیں سمجھتے۔ تو کیا ہفتہ اتوار پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ کے کسی دن میں کپڑے دھونا منع ہے یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: شاہ میڈیکل کیمبلپور.....۱۶/۹/۱۹۷۲ء

الجواب: ان ایام میں کسی وقت غسل یعنی کپڑوں کا دھونا ممنوع نہیں ہے ﴿۲﴾ یہ ممنوعیت جاہلانہ رسم ہے۔ فقط وهو الموفق

جلسہ عید میلاد النبی اور اولیاء کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا

سوال: (۱) جلوس عید میلاد النبی کا کیا حکم ہے؟ (۲) اولیاء اللہ کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا کیسا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: حاجی سراج الدین ہری پور.....۲۱/جولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: (۱) جائز ہے۔ جبکہ منکرات سے خالی ہو۔ ﴿۱﴾ (۲) یہ تمام کے تمام بدعات ہیں۔ ﴿۲﴾

سیدان اور میاں گان کو شکرانہ دینا

سوال: میاں گان صاحبان (سید لوگ) جو لوگوں سے ایک ایک، دو دو صاع غلہ مانگتے ہیں۔ اس بارے میں لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ اگر میں یہ صاع اور شکرانہ فلاں ولی کا ادا نہ کروں۔ تو اولاد اور مویشیوں کو ضرور کوئی نقصان پہنچے گا۔ نیز یہ شکرانہ لینے والے غنی اور مالدار ہوتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد رشاد ذھیرکی محلہ بونیر

الجواب: میاں گان کو اس ارادہ سے کچھ دینا کہ ان کے آباؤ اجداد ہمارے اموال کی حفاظت کریں گے۔ یا نہ دینے کی صورت میں ہمارے اموال کو ہلاک کریں گے۔ امور شرکیہ سے ہے اور امداد کے ارادہ سے دینا اس وجہ سے کہ یہ نیک لوگوں کے اولاد ہیں، جائز ہے۔ ﴿۳﴾ فقط

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

تأليف

العلامة أحمد بن محمد القسطلاني

(٨٥١ - ٩٢٣هـ)

الجزء الأول

تحقيق

صالح أحمد الشامي

المكتب الإسلامي

[الاحتفال بالمولد]

ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم[1].

ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءًا اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادا، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيا داء.

ولقد أطنب ابن الحاج[2] في «المدخل[3]» في الإنكار على ما أحدثه الناس من البدع والأهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل

(١) [أول من احتفل بالمولد]

وأول من أحدث فعل ذلك، الملك المظفر، أبو سعيد صاحب أربل، قال ابن كثير في تاريخه: «كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول، ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً، وكان شهماً شجاعاً بطلاً عاقلاً عالماً عادلاً، وطالت مدته في الملك إلى أن مات وهو محاصر الفرنج بمدينة عكا في سنة ثلاثين وستمائة محمود السيرة والسريرة.

(٢) أبو عبد الله، محمد بن محمد العبدري الفارسي، أحد العلماء العاملين المشهورين بالزهد والصلاح، كان فقيهاً عارفاً بمذهب مالك، صحب جماعة من أصحاب القلوب، مات بالقاهرة سنة سبع وثلاثين وسبعمائة.

(٣) كتاب «المدخل إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة» قال ابن فرحون: جمع فيه علماً غزيراً، ويجب على من ليس له في العلم قدم راسخ أن يهتم بالوقوف عليه.

امام شہاب الدین ابو العباس قسطلانی (۸۵۱۔۹۲۳ھ)

صاحب "إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری" امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابی بکر قسطلانی (۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء) میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق لکھتے ہیں:

ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده ﷺ، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم.

ومما جُرّب من خواصه أنه أمان في ذالك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءًا اتّخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادًا، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيا داء.

"ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اس ماہ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہرہ ور فیض یاب ہوتا ہے۔

"محافلِ میلاد شریف کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی ﷺ کی راتوں کو (بھی) بہ طور عید منا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغضِ رسالت مآب ﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے۔"

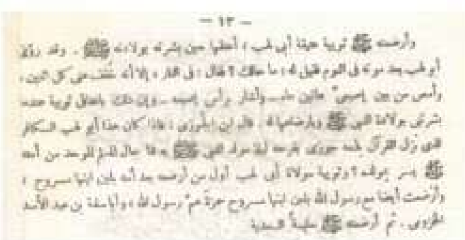
(قسطلانی، المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة)

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا ثبوت خود منکرین کے گھر سے

وہابیوں کے پیشوا عبد الوہاب نجدی کی میلاد منانے کی ترغیب

پاکستان کے غیر مقلدین وہابیوں نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بیٹے عبداللہ نجدی کی ایک کتاب مختصر سیرت رسول ﷺ شائع کی جس میں ابولہب کے میلاد منانے کی خوشی میں عذاب کی کمی کا واقعہ منقول کیا جس پر عبد الوہاب نجدی نے تبصرہ کرتے ہوئے علامہ ابن جوزیؒ کے حوالے سے لکھتا ہے:

> جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور ﷺ کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزاء (عذاب میں تخفیف) دی جاتی ہے تو اس توحید کو ماننے والے مسلمان امتی کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی خوشی منائے۔
>
> [مختصر سیرت رسول ﷺ: مطبوعہ جہلم 1979: صفحہ 12]





Islamimehfil.com
KalmaeHaq.com
NafseIslam.net

خواهش خواهش تست یقین دانم که خواهش بنده برابر خواهش تو تاثیر نیست فائده نی ولیکن بنده بیچاره
از خواهش صبر نتواند و بی آرزو نتواند بود بحکم کتاب تو و سنت حبیب تو دعای میکنم اجابت بر تست نظر بر
شرایط اجابت ذمی اندازیم باز نا امیدی روی نماید و سستی در کار میشود و شرایط امر مختار مطلق و حاکم
علی الاطلاق را چه باشد و اگر حکم تو چنان رفته است که بی شرایط اجابت نکنی اول شرایط اجابت کرامت
فرما بعد از ان توفیق دعا ده بهر طریق از درگاه تو مقصود خود میخواهم بملاحظه همه چیز هر چند گویم که چندین
الحاح ادب نباشد و چنین فریاد در کار نبود طبیعت قرار نمیگیرد و تا بشارتی از مطلوب ندهی و براتی و یقینی
عطا نفرمایی اگر این دعا بموقف اجابت نرسید فوا حسرتا ثم وا حسرتا چنین نشود یا الله الاجابة العجابة یا کریم والقبول
القبول یا رحیم خداوندا بتخویف نفس و شیطان اوقات مشوش گردد و احزان و هموم هجوم کند چون دست بکلام
مجید تو زنیم جمله غمها تسلی یابد و تمام محنتها مبدل براحت گردد بعزت تو که اگر هیچ حالت در دفع هموم دنیا
و مزید یقین احوال آخرت چون تلاوت کلام تو یافته باشم خداوندا بکلام خود بخشی عطا کن که در ان مستغرق گردم
تا هر چه غیر ذکر تست در نوردیم خداوندا بیکس کیفیت غم مرا حقیقتا از اخر تو ندانند هر که گویم بحقیقت حال
نارسیده حرفی گوید که هیچ بمن در نگیرد و درد من علاج نپذیرد و بسیار کس از ابر غرضی دیگر حمل کنند الهی تو میدانی
حقیقت حال مرا و غرض مرا و غایت مرا و نیت مرا الهی دم از صدق نیت نتوانم زد که از تو هیچ پوشیده نیست صدق
نیت از تو میجویم و حسن عمل از تو میخواهم خداوندا هیچ عمل ندارم که شایسته درگاه تو بود همه بعلت نقصان
معلول و بمفسدات نیت مشمول جز یک عمل که هر چند نسبت بانجانب حقیر باشد ولیکن بذات پاک تو که بس عظیم
و خطیر است اگر چه اعمال بندگان همه بنقصان و تقصیر موصوف است اما زبان در نسبت تقصیر بان عمل
راضی نیست آن عمل کدام است قیام بندگان در حضرت حبیب تو با تحفه صلوة و سلام بر آنحضرت صلی الله علیه و
آله وسلم بنعت تضرع و انکسار و عجز و افتقار خداوندا کدام موقف و محل باشد که افاضه خیر و نزول رحمت
در وی زیاده از ینجا باشد خداوندا یقین صادق است که این عمل مقبول درگاه تو خواهد بود و رد و بطلان را
بدان راه نه حاشا حاشا و من جاء بهذا الباب لا یخیب الرد خداوندا در طلب و زا افزون اراده صدق و عطش
زیاده کن نعمتی که داده و متان و شوقی که بخشیده باز دیگر اشارتی که کرده ظاهر آر و بشارتی که داده موثر گردان انک
علی کل شیء قدیر خداوندا هر وقت خواهم که تقریری تو بر انگیزم و انچه در دل است چنانچه در دلست بزبان آرم
اما نتوانم در درد تو انچه در ضمیر منست بیرا از سرگی فی عاقبت کار من که در دل من نیاید از اینرا دانی خداوندا این همه
الحاح بحکم نیست بلکه عین عجز و انکسار و اضطرار است و خلق الانسان ضعیفا خداوندا نیکان فرستند

وحکایات اخبار الاخیار فی اسرار

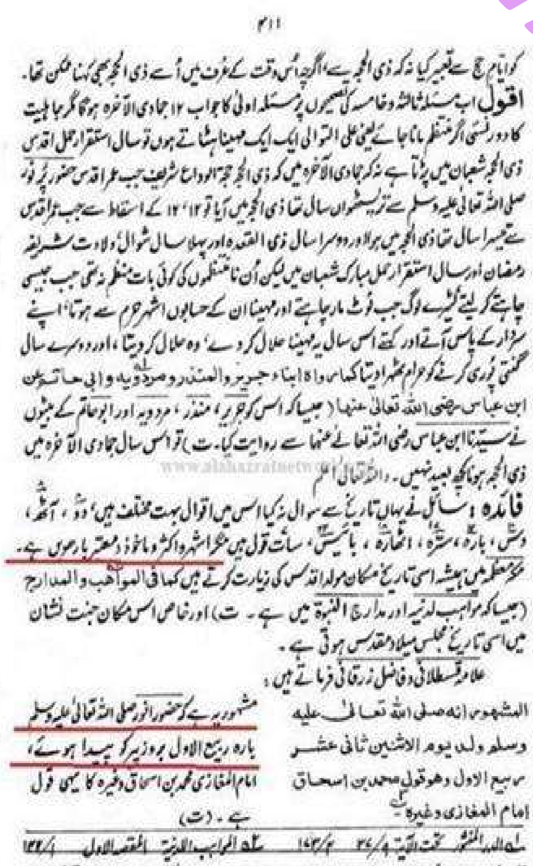
MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

شیخ الاسلام والمسلمین حامی سنت ،ماحی بدعت ،قاطع شرک وبدعت
اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی تاریخ ولادت رسول ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں

اشہرواکثروماخوذومعتبربارہویں ہے

مشہور یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم **بارہ ربیع الاول** بروز پیر پیدا ہوئے

فتاویٰ رضویہ شریف جلد:26، صفحہ 411



۴۱۱

کو ایامِ حج سے تعبیر کیا نہ کہ ذی الحجہ سے، اگرچہ اُس وقت کے عُرف میں اُسے ذی الحجہ بھی کہنا ممکن تھا۔

اقول اب مسئلہ ثالثہ وخامسہ کی تصحیح پر مسئلہ اولٰی کا جواب ۱۲ جمادی الآخرہ ہوگا مگر جاہلیت کا دور نسیئی اگر منتظم مانا جائے یعنی علی التوالی ایک ایک مہینا ہٹاتے ہوں تو سال استقرارِ حمل اقدس ذی الحجہ شعبان میں پڑتا ہے نہ کہ جمادی الآخرہ میں کہ ذی الحجہ حجۃ الوداع شریف جب عمرِ اقدس حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تریسٹھواں سال تھا ذی الحجہ میں آیا تو ۱۲، ۱۲ کے استقاط سے جب عمرِ اقدس نے پہلا سال تھا ذی الحجہ میں ہوا اور دوسرا سال ذی القعدہ اور پہلا سال شوال، ولادت شریفہ رمضان اور سال استقرار حمل مبارک شعبان میں لیکن اُن ناسیئوں کی کوئی بات منتظم نہ تھی جب جیسی چاہتے کر لیتے لٹیرے لوگ جب لوٹ مار چاہتے اور مہینا ان کے حسابوں اشہر حرم سے ہوتا اپنے سردار کے پاس آتے اور کہتے اس سال یہ مہینا حلال کردے، وہ حلال کر دیتا، اور دوسرے سال گنتی پوری کرنے کو حرام ٹھہرا دیتا کما رواہ ابنا جریر والمنذر وصردویہ وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما (جیسا کہ اس کو جریر، منذر، مردویہ اور ابوحاتم کے بیٹوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت) تو اس سال جمادی الآخرہ میں ذی الحجہ ہونا کچھ بعید نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

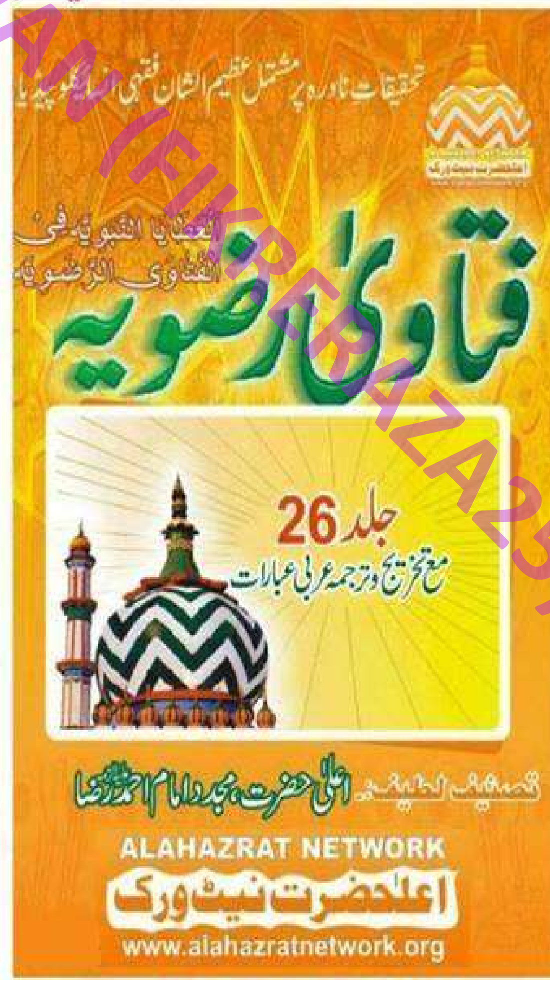
www.alahazratnetwork.org

فائدہ سائل نے یہاں تاریخ سے سوال نہ کیا اس میں اقوال بہت مختلف ہیں، دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس، سات قول ہیں مگر اشہر و اکثر و ماخوذ و معتبر بارھویں ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں کما فی المواھب والمدارج (جیسا کہ مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ میں ہے۔ ت) اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ مجلس میلاد مقدس ہوتی ہے۔

علامہ قسطلانی وفاضل زرقانی فرماتے ہیں:

المشھور انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول وھو قول محمد بن اسحاق امام المغازی وغیرہ	مشہور یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بارہ ربیع الاول بروز پیر کو پیدا ہوئے، امام المغازی محمد بن اسحاق وغیرہ کا یہی قول ہے۔ (ت)

لہ الدر المنثور تحت الآیۃ ۹/ ۳۶/۴ ۱۴۳/۴ ، لہ المواہب اللدنیۃ المقصد الاول ۱۴۲/۱
لہ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الاول ذکر تزوج عبد اللہ آمنۃ دار المعرفۃ بیروت ۱۳۲/۱



DAR UL IFTA JAMIA BINORIA SITE KARACHI PAKISTAN
Ph: 021 - 2560300 - Ext.: 286 | Mobile:03332212607

BINORIA International

S No: ========= 3210
Fatwa No: ===== ۳۵۱۹۳
Date: ========= 16/6/2007

NAME :>> tayyib tariq
ADDRESS :>> jhang
EMAIL :>>
SUBJECT :>> AQAID

QUESTION :>> aslamualikum mufti sahib sipahe sahaba pakistan ki taraf say mukhtalif shahron man ..hazrat abu bakar siddik r.a ....kay unwan say youme sadik manya jata ha...aur jaloos nikalay jata han...mufti sahib kya in jalooson ki koi shari hasiyat hay...kya ya bidath han....ager jaiz han to jaiz ki wajah batyan kyun kay ya jaloos aur na hi asa koi din manana hazoor peace be upon him say sabit ha....waslam

السلام علیکم مفتی صاحب سپاہ صحابہ پاکستان کی طرف سے مختلف شہروں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عنوان سے یوم صدیق منایا جاتا ہے اور جلوس نکالے جاتے ہیں، مفتی صاحب کیا ان جلوسوں کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟ کیا یہ بدعت ہے؟ اگر جائز ہے تو جائز کی وجہ بتائیں کیوں؟ کیا یہ جلوس اور ایسا کوئی دن منانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ طیب طارق / جھنگ

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ طریقہ کار تو ٹھیک نہیں البتہ صحابہ کرام کی زندگیوں خصوصاً خلفاء راشدین کی نجی سیاسی اور حکومتی زندگی کے حالات اور ان کے اخلاق و عادات سے لوگوں کو بہرہ ور کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مجالس و محافل منعقد کرنا بلاشبہ باعث اجر ہے اور ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

واللہ اعلم بالصواب

بندہ: محمد ہاشم خان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۰ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ

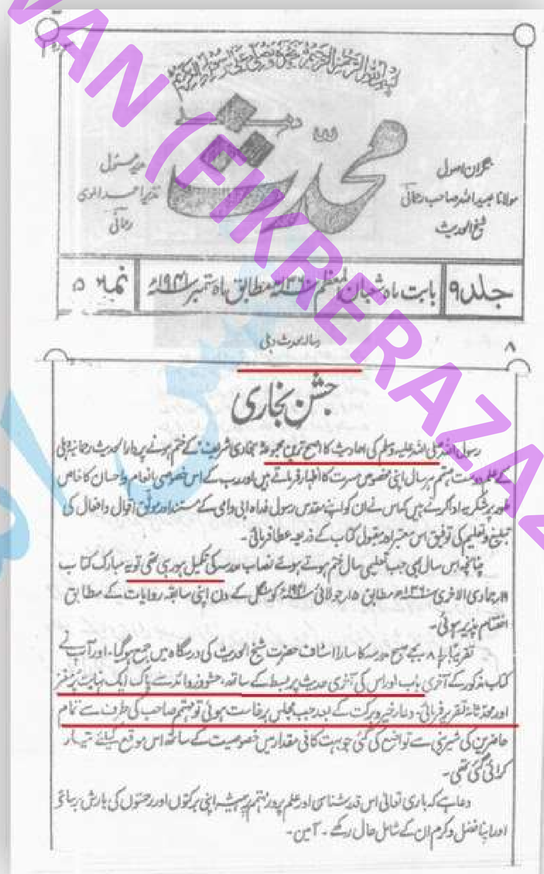
الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۱۱ جمادی [illegible] ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۱۲ جمادی الآخر ۱۴۲۸ھ

دار الافتاء ۳۵۱۹۳

[illegible]
24/7/07

جشن بخاری جائز اور جشن میلاد مصطفی ﷺ ناجائز آخر کیوں؟



بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محدث

نگران اعلیٰ
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۹ | بابت ماہ شعبان المعظم [illegible] مطابق ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۵

رسالہ محدث دہلی ۸

جشن بخاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا اصح ترین مجموعہ بخاری شریف کے ختم ہونے پر دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے ارباب اہتمام ہر سال اپنی خصوصی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور رب کے اس خصوصی انعام و احسان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ان کو اپنے مقدس رسول فداہ ابی و امی کے مستند اور صحیح اقوال و افعال کی تبلیغ و تعلیم کی توفیق اس معتبر اور مقبول کتاب کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ اس سال بھی جب تعلیمی سال ختم ہوتے ہوئے نصاب مدرسہ کی تکمیل ہو رہی تھی تو یہ مبارک کتاب ۱۸ جمادی الاخری سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء کو منگل کے دن اپنی سابقہ روایات کے مطابق اختتام پذیر ہوئی۔

تقریباً ۸ بجے صبح مدرسہ کا سارا اسٹاف حضرت شیخ الحدیث کی درسگاہ میں جمع ہو گیا۔ اور آپ نے کتاب مذکور کے آخری باب اور اس کی آخری حدیث پر بسط کے ساتھ، حشو و زوائد سے پاک ایک نہایت پر مغز اور محققانہ تقریر فرمائی۔ دعائے خیر و برکت کے بعد جب مجلس برخاست ہوئی تو مہتمم صاحب کی طرف سے تمام حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی جو بہت کافی مقدار میں خصوصیت کے ساتھ اس موقع کیلئے تیار کرائی گئی تھی۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس قدر شناسی اور علم پروری پر مہتمم پر ہمیشہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کی بارش برسائے اور اپنا فضل و کرم ان کے شامل حال رکھے۔ آمین۔

نجدیوں وھابیوں نے اپنے رسالے محدث (ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء) میں جشن بخاری کی سرخی بنائی اور لکھا کہ ھر سال درسگاہ میں تقریب کروائی جاتی اور اختتام پر ھر سال شرینی کا انتظام بھی ھوتا

مگر ان منافقت دیکھیں جب جشن میلاد مصطفی ﷺ کی باری آتی ھے تو ان کو بدعت یاد آجاتی ھے اور بدعت کے فتوے لگاتے ھیں اور جب مسلمان اس پر شرینی تقسیم کریں تو پھر بھی بدعت اپنے لیے سب کچھ جائز اور دوسروں کے لیے بدعت **واہ رے نجدی تو ھے بڑا منافق**

نجدیوں جشن بخاری کیا ھے بدعت یا ثواب

اور اس کہ متعلق کس حدیث میں لکھا بتاو

اعتراض نمبر ۱:

تینتیس سالہ دورِ نبوت میں ۱۲ ربیع الاول کو منائے جانے والی عید یا نکالے جانے والے جلوس کا کوئی ثبوت ملتا ہے تو حوالہ دیجئے۔

جواب: سب سے پہلے میلاد کے لغوی و اصطلاحی معنی پڑھئے: میلاد کے لغت میں معنی ہیں "بچہ جننا"۔ اور اصطلاح میں اس کے معنی ہیں: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں آپ کے معجزات و خصائل اور سیرت و شمائل بیان کرنا"۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا میلاد منایا: حضرت ابو قتادہ بیان فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَوْمَ وُلِدْتُ وَیَوْمَ اُنْزِلَ عَلَیَّ یعنی اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی" (صحیح مسلم، 2/819، رقم: 1162/ امام بیہقی: السنن الکبریٰ، 4/286، رقم: 8182)۔ نیز حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کیلئے بکرا ذبح فرمایا۔ (امام سیوطی: الحاوی للفتاوی، 1/196/ حسن المقصد فی عمل المولد، 65/ امام نبہانی: حجۃ اللہ علی العالمین، 237) اس سے معلوم ہوا کہ میلاد منانا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جہاں تک بات ہے مروجہ طریقے سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے یا جلوس نکالنے کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا رہا لوگ ہر چیز احسن سے احسن طریقے سے کرتے رہے، پہلے مساجد بالکل سادہ ہوتی تھیں اب اس میں فانوس، ٹائلز اور دیگر چراغاں کر کے اسے مزین کر کے بنایا جاتا ہے، پہلے قرآن پاک سادہ طباعت میں ہوتے تھے اب خوبصورت طباعت میں آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح پہلے میلاد سادہ انداز میں ہوتا تھا، صحابہ کرام اور تابعین اپنے گھروں پر محافل منعقد کیا کرتے تھے اور صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

پاکستان کے غیر مقلدین وہابیوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے عبداللہ نجدی کی کی ایک کتاب "مختصر سیرت رسول ﷺ" شائع کی ہے، اس کی ایک عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے :

"ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اسے پوچھا گیا کہ تیرا حال کیا ہے؟ وہ بولا میں تو آگ میں ہوں تاہم ہر پیر کو میرے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے اور اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ (ہر پیر کو) میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلتا ہے جسے میں پیتا ہوں اور مجھے یہ تخفیف اس وجہ سے ملتی ہے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کیا جب اس نے مجھے حضور ﷺ کی ولادت کی خبر دی"۔

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ ابن جوزی کے حوالے سے لکھتا ہے:

"جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور ﷺ کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزاء (عذاب سے تخفیف) دی جاتی ہے تو اس توحید کو ماننے والے مسلمان اُمتی کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی میلاد کی خوشی منائے"۔

(مختصر سیرت رسول ﷺ : مطبوعہ جہلم ۱۹۷۹ء : ص ۱۲)

افسوس ہے وہابیوں کے امام تو میلاد النبی ﷺ پر خوشی کرنے کی یہ ترغیب دے رہے ہیں، لیکن اس ویڈیو میں اپنے ہی امام کے خلاف تقریر کی جارہی ہے۔

یہ لوگ ایک بدعت کا ہر سال اہتمام کریں اور اُسے جشن بخاری کا نام دیں اور اس خوشی پر مٹھائی تقسیم کریں تو جائز؟

لیکن اہل سنت ہر سال میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کریں اور اُسے جشن میلاد النبی ﷺ کا نام دیں اور خوشی منائیں تو انہیں بدعت کا بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور انہیں پریشانی لاحق ہوجاتی ہے۔

ان لوگوں کے ہاں وہابی مولوی کا بیٹے کی ولادت ہو تو خوشی بھی کی جاتی ہے اور مٹھائی بھی تقسیم کی جائے تو کوئی بدعت بدعت کا دورہ نہیں پڑتا۔ خبر نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے بانی بھی یہی لوگ ہیں، ثبوت نیچے ملاحظہ کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

جلد ۹ | بابت ماہ شعبان المعظم ۱۳۶۰ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۶ ۵

جشن بخاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا اصح ترین مجموعہ بخاری شریف کے ختم ہونے پر دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے علم دوست مہتمم ہر سال اپنی خصوصی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور رب کے اس خصوصی انعام واحسان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ان کو اپنے مقدس رسول فداہ ابی وامی کے مستند اور موثق اقوال وافعال کی تبلیغ وتعلیم کی توفیق اس معتبر اور مقبول کتاب کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ اس سال بھی جب تعلیمی سال ختم ہوتے ہوتے نصاب مدرسہ کی تکمیل ہو رہی تھی تو یہ مبارک کتاب ۱۹ رجمادی الاخری سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ رجولائی سنہ ۱۹۴۱ء کو منگل کے دن اپنی سابقہ روایات کے مطابق اختتام پذیر ہوئی۔

تقریباً ۸½ بجے صبح مدرسہ کا سارا اسٹاف حضرت شیخ الحدیث کی درسگاہ میں جمع ہو گیا۔ اور آپ نے کتاب مذکور کے آخری باب اور اس کی آخری حدیث پر بسط کے ساتھ، حشو وزوائد سے پاک ایک نہایت پُر مغز اور محققانہ تقریر فرمائی۔ دعائے خیر وبرکت کے بعد جب مجلس برخاست ہوئی تو مہتمم صاحب کی طرف سے تمام حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی جو بہت کافی مقدار میں خصوصیت کے ساتھ اس موقع کیلئے تیار کرائی گئی تھی۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس قدرشناسی اور علم پرور مہتمم پر ہمیشہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کی بارش برسائے اور اپنا فضل وکرم ان کے شامل حال رکھے۔ آمین۔

روزنامہ جنگ لاہور

منگل ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء

اللہ اکبر   محمد پیغمبر   صحابہ رہبر

عقیدہ ختم نبوت کے علمبردارو! ایک ہو جاؤ!

مسلمانو آؤ ربوہ چلیں ۔ قافلہ اتحاد کا مظاہرہ کریں

سالانہ ربوہ سیرت کانفرنس و جلوس

12 ربیع الاول 1409ھ 25 اکتوبر 1988ء بروز منگل

جامع مسجد احرار' جامعہ ختم نبوت ربوہ

زیر سرپرستی = قائد احرار جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہ

زیر صدارت = شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

خصوصی خطاب = قائد تحریک ختم نبوت فاتح ربوہ ابن امیر شریعت

... المحسن ... بخاری ...

جنرل سیکرٹری عالمی مجلس احرار اسلام ۔ پاکستان

... = مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار' حیات مسیح علیہ السلام' عقیدہ ختم نبوت

... حسب سابق جامع مسجد احرار سے روانہ ہو کر اپنے سابقہ مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا مسجد بخاری پر ختم ہو گا۔ دوران جلوس احرار رہنما خطاب کریں گے اور ہزاروں سرفروش احرار رضاکار بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ عقیدت پیش کریں گے اور درود و سلام کا ورد کریں گے۔

پروگرام پہلی نشست = صبح 10 بجے تا 1 بجے   جلوس = 2 بجے دوپہر تا 4 بجے سہ پہر

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) عالمی مجلس احرار اسلام

www.express.com.pk
DAILY EXPRESS
روزنامہ ایکسپریس کراچی
WEDNESDAY, FEBRUARY 8, 2012

مدرسہ حذیفہ تعلیم القرآن میں عید میلادالنبیؐ کی محفل کاانعقاد

کراچی (ایکسپریس ڈیسک) مدرسہ حذیفہ تعلیم القرآن میں عید میلادالنبیؐ کے حوالے سے روح پرور محفل گذشتہ روز منعقد کی گئی، اس موقع پر ممتاز عالم دین انتظار الحق تھانوی نے خطاب کرتے ہوئے رسول کریمؐ کی حیات طیبہ کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی، محفل کے میزبان حکیم ممتاز ہلال مدنی نے بھی سیرت طیبہ کے حوالے سے تقریر کی، تقریب کی مناسبت سے متعدد نعت خوانوں نے رسول کریمؐ کی شان میں گل ہائے عقیدت پیش کیے، تقریب کے اختتام پر حکیم ممتاز ہلال مدنی نے اپنے مخصوص انداز سے تمام عالم اسلام کی سربلندی کیلیے اجتماعی دعا کرائی۔



محتسب سیکرٹریٹ سندھ کے تحت منعقدہ جشن میلاد النبیؐ سے علامہ تنویر الحق تھانوی اور صوبائی محتسب یوسف جمال خطاب کر رہے ہیں۔



علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں جلسہ میلاد النبی ﷺ سے مولانا اسعد تھانوی، ڈاکٹر عامر لیاقت حسین اور مفتی اطہر نعیمی خطاب کررہے ہیں

جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا ناجائز اور کرسمس کا کیک کاٹنا
اور وہ بھی عیسائیوں کے گرجا گھر میں جا کر یہ کیسے جائز ہو گیا؟





روزنامہ جنگ لاہور

اتوار، ۲ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء

مولانا داؤد غزنوی مرحوم کا ایک کارنامہ؟

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی مرحوم پر جو کام کیا گیا اس کے بارے میں خطوط اب تک آ رہے ہیں ایک خط ناظم آباد، فیصل آباد سے محمد ابراہیم صاحب کا لکھا ہے اس کے مندرجات کی صحت کے بارے میں میں کچھ عرض نہیں کر سکتا ممکن ہے احرار کے رہنما اس بارے میں کچھ کہہ سکیں یا پھر اہل حدیث علماء ہی اس کی تردید یا توثیق میں قلم اٹھائیں۔ بہرحال بات ہے بڑی دلچسپ سب جانتے ہیں مولانا غزنوی مرحوم اہل حدیث مسلک کے جید عالم تھے مگر مراسلہ نگار نے لکھا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یوم ولادت کو وسیع پیمانے پر منانے کی تجویز انہوں نے ہی پیش کی تھی مراسلہ نگار لکھتے ہیں

"آپ نے روزنامہ جنگ کی ایک گذشتہ اشاعت میں حضرت مولانا داؤد غزنوی امرتسری پر ایک مضمون سپرد قلم کیا تھا جس میں آپ نے مولانا مرحوم کی سیاسی زندگی اور دینی حیثیت پر روشنی ڈالی تھی مگر ان کا ایک کارنامہ جس کا ثواب انشاء اللہ رہتی دنیا تک ان کو ملتا رہے گا نظر انداز کر دیا یا شاید اکثر لوگوں کی طرح آپ بھی اس بات سے واقف نہ ہوں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ۱۹۳۷ء تک اس برصغیر میں مسلمان محسن انسانیت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یوم ولادت کی اہمیت سے بالکل غافل تھے خال خال لوگ بارہ وفات کے نام سے کچھ حلوہ کھیر پر ختم شریف پڑھ کر بچوں یا غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے مولانا مرحوم کے ایماء پر مجلس احرار اسلام کی ورکنگ کمیٹی سے ایک ایجنڈا جاری ہوا جس کا متن "احیائے یوم ولادت سرورِ عالم" تھا مجلس کے ایک شاعر ورکر جناب غلام نبی جانباز نے ایجنڈا تقسیم کیا اور مقررہ تاریخ پر مجلس احرار کے دفتر میں جو نیشنل بنک کے سامنے والی بلڈنگ کی اوپر والی منزل کی

مشاہدات و تاثرات

علمائے دیوبند اور علمائے غیر مقلدین کے لئے لمحۂ فکریہ

مولانا کوثر نیازی

بیٹھک میں تھا اجلاس منعقد ہوا افتتاحی تقریر مولانا داؤد غزنوی کی تھی انہوں نے اجلاس کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا "صاحبو! یوں تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لئے کثیر تعداد میں پیغمبر مبعوث فرمائے لیکن عرصہ دراز سے صرف دو امتیں قابل ذکر چلی آ رہی ہیں مسیحی اور مسلم مسیحی دنیا بھر میں اپنے نبی کا یوم ولادت بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا محسن انسانیت کے جشن ولادت کا کوئی اہتمام نہیں کرتی آج کا اجلاس اسی غرض سے بلایا گیا ہے میں مولانا عبدالکریم صاحب مباہلہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں کوئی طریقہ تجویز فرما دیں"۔ اس پر مباہلہ صاحب نے بارہ ربیع الاول کے دن ایک جلوس کی تجویز پیش کی جس پر مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے فرمایا کہ اس سلسلے میں دو چار دن پہلے کچھ

آخر کیوں؟



تو اپنی اولاد کہ تو پیدا ہونے پر خوشیاں منائے اور مٹھائیاں تقسیم کرے تو اس پر کوئی بدعت کا فتوی نھیں
مگر جب بات آئے میلاد مصطفیٰ ﷺ کی تجھ کو بدعت کا دورہ پر جائے

ایسی
منافقت
آخر کیوں


THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی مرحوم کے بیٹے کی ولادت پر خوشی کا اظہار

میاں چنوں (نامہ نگار) جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی مرحوم کی بیوہ کے ہاں بیٹے کی ولادت کی خوشی میں جامع مسجد اہلحدیث میاں چنوں میں جماعت کے سرکردہ افراد چوہدری احمد علی، حاجی محمد جمیل، حاجی محمد اصغر، حاجی محمد اشرف، بلال مجید اور حافظ عبدالستار عارف کی جانب سے مٹھائی تقسیم کی گئی اور بچے کی صحت کیلئے دعا مانگی گئی۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

يا الله جل جلاله

الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

شیطانی سوالات کے جوابات

شیطان ذہن میں یہ سوال ڈالتا ہے کہ اسلام میں صرف دو ہی عیدیں ہیں تیسری عید کا تصور نہیں ہونا چاہیئے۔

جواب نمبر1 اسلام نے ہر جمعہ کو عید کا دن قرار دیا ہے۔ (بخاری شریف)

جواب نمبر2 امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ (متوفی: 923ھ) فرماتے ہیں

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو سلامت رکھے جس نے میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید کی طرح منایا۔'' (المواہب اللدنیہ ج1 ص148)

شیطانی سوال نمبر2 یہ ہے کہ ولادت کی خوشی نہیں وفات کا غم منانا چاہیئے۔

جواب حضور اکرم ﷺ نے تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع فرمایا سوائے اس عورت کے جس کا شوہر انتقال کر جائے۔ (بخاری شریف ج2 ص804۔ مسلم شریف ج1 ص486)

لہذا غم وسوگ کا شیطانی مشورہ ہرگز قابل قبول نہیں

شیطانی سوال نمبر3 یہ ہے کہ اگر چراغاں پر خرچ ہو جائیگا تو غریبوں کی امداد بند ہو جائے گی؟

جواب جو لوگ غریبوں کی مدد کرتے ہیں وہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں پہلے سے بڑھ کر غریبوں کی امداد کرتے ہیں۔ کوئی شخص آج تک ایسا نہیں پایا گیا جس نے کسی غریب کو یہ کہا ہو کہ میں چراغاں پر پیسے خرچ کر رہا ہوں لہذا تمہاری مدد اس ماہ نہیں کرونگا۔

شیطان غلط تاثر یہ دیتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی تحقیق کے مطابق 8 ربیع الاول کو میلاد النبی ﷺ منانا چاہیئے

جواب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں 7 اقوال (2,8,10,12,17,18,22) تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ جمہور علماء و محققین کے نزدیک 12 ربیع الاول ہی ولادت کا دن ہے۔ بلادِ اسلامیہ میں 12 ربیع الاول کو ہی میلاد منایا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

بعض لوگ محفل میلاد کو بدعت کہتے ہیں اور خود ربیع الاول میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، پیغام قرآن کانفرنس، محسن انسانیت کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں کئی بار ربیع الاول کا مہینہ آیا۔ کیا انہوں نے جلسہ سیرت النبی ﷺ وغیرہ کا انعقاد کیا؟؟؟

خدا کے واسطے بدعت کا نام لیکر مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں

مفید مشورہ غلط فہمی کے ازالے کے لئے کتاب ''بدعت کی حقیقت'' ضرور مطالعہ فرمائیں۔

خدارا

امت مسلمہ کے حال پر رحم کیجئے اور شیطانی سوالات کو عام کرنے سے اجتناب کریں تاکہ آپ قیامت کی شرمندگی سے محفوظ رہ سکیں

خبردار خبردار بجلی چوری، میوزیکل آلات کا استعمال، دیگر غیر شرعی کام ہر محفل اور ہر موقع پر ناجائز ہیں

منجانب انجمن کڑوا سچ صدر: ابوالفتح محمد موسیٰ گیلانی (لاہور) 0313-4445157

اصل بدعتی کون؟

آج کل سنیوں کو دھونس میں لینے کے لئے ایک جملہ انگریز کی ناجائز اولادوں نے ایجاد کیا ہے وہ یہ کہ کیا صحابہ نے یہ کام کیا ہے اگر نہیں کیا تو ہم نہیں کریں گے اس لئے کہ یہ بدعت ہے اور سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں آیئے چند سوالات ان دین کے ٹھیکیداروں سے پھر دیکھیں کہ اصل بدعتی کون؟

سوال: صحابۂ کرام نے کب ختم بخاری کا جلسہ کیا؟

سوال:: صحابۂ کرام نے کب بخاری شریف پڑھی؟

سوال:: صحابۂ کرام نے کب پکی اور پنکھے ٹیوب لائٹ والی مسجد میں نماز پڑھی؟

سوال:: صحابۂ کرام نے کب فضائل اعمال کتاب کا درس دیا؟

سوال:: صحابۂ کرام نے کب اپنے مسلک کا نام دیوبند رکھا؟

سوال:: صحابۂ کرام نے کب اپنے کو علامہ یا مفتی لگایا؟

اگر: صحابۂ کرام نے یہ سب نہیں کیا تو آپ کو بھی نہیں کرنا چاہئے یعنی بخاری اپنے مدارس سے نکالو پکی مسجدیں توڑو فضائل اعمال اپنی مساجد سے ختم کرو اور اگر نہیں کر سکتے تو قبول کر لو کہ اصل بدعتی تم ہو۔